بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عذاب قبر کہاں ہوتا ہے

(بحوالہ: تفسیر قرآن عزیز جلد ۵ صفحہ ۶۴۵ تا ۶۷۵)

جماعت المسلمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عذاب قبر کہاں ہوتا ہے

عذاب قبر اسی ارضی قبر میں ہوتا ہے قرآن مجید اور احادیث نبوی میں کسی دوسری قبر کا کوئی تذکرہ نہیں۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِنَّ الۡعَبۡدَ اِذَا وُضِعَ فِیۡ قَبۡرِہٖ وَ تَوَلّٰی عَنۡہُ اَصۡحَابُہٗ (صحیح بخاری کتاب الجنائز باب ماجاء فی عذاب القبر جزء۲ ص۱۲۳ وصحیح مسلم کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا جزء۲ ص۵۴۴)

جب بندہ اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے اصحاب اس سے پیٹھ موڑتے ہیں۔

بندہ ارضی قبر میں رکھا جاتا ہے اور یہ ایک حقیقت ہے۔ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کسی دوسری قبر کے وجود پر کوئی قرینہ نہیں۔ موجود قبر کے ہوتے ہوئے غیر موجود بلکہ معدوم قبر کا تصور قطعاً باطل ہے۔ کسی دوسری قبر کے متعلق نہ قرآن مجید میں کوئی صراحت ہے اور نہ احادیث نبوی میں کوئی صراحت ہے۔

اسی حدیث میں آگے یہ الفاظ ہیں:۔

وَیُضۡرَبُ بِمَطَارِقَ مِنۡ حَدِیۡدٍ ضَرۡبَۃً (صحیح بخاری)

منافق اور کافر کو لوہے کے ہتھوڑوں سے مارا جاتا ہے۔

حدیث کے پہلے حصہ میں جس قبر کا ذکر تھا وہ یہی ظاہری قبر ہے۔ اسی قبر کے حالات کا بیان جاری رکھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق اور کافر کو مارا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ مارے جانے کی جگہ ظاہری قبر ہے ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور قبر کا ذکر فرماتے پھر مارے جانے کا ذکر فرماتے۔ ظاہر قبر اور عذاب کا اتصال بتا رہا ہے کہ عذاب کا محل ظاہری قبر ہی ہے۔

اس حدیث کے آگے الفاظ یہ ہیں:۔

فَیَصِیۡحُ صَیۡحَۃً یَسۡمَعُہَا مَنۡ یَلِیۡہِ غَیۡرَ

(جب منافق یا کافر کو مارا جاتا ہے) تو وہ

الثَّقَلَيْنِ (صحیح بخاری کتاب الجنائز باب ماجاء فی عذاب القبر جزء۲ ص۱۲۳)

ایک چیخ مارتا ہے جس کو (سب) سنتے ہیں جو اس کے قریب ہوتے ہیں سوائے جن اور انسان کے۔

حدیث میں قربت سے مراد ارضی قبر کی قربت ہے۔ اگر ارضی قبر کے علاوہ کوئی اور قبر ہوتی تو اس سے قریب اور بعید کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، وہ تو یقیناً بعید ہوتی اور اس بُعد کی وجہ سے نہ انسان سن سکتے تھے اور نہ جن۔ پھر اس کی چیخ کو نہ سننے کا سبب جن یا انسان ہونا نہ ہوتا بلکہ دوری ہوتی۔

الغرض اس حدیث سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہوگیا کہ عذاب قبر اسی ارضی اور ظاہری قبر میں ہوتا ہے۔

(۲) حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں:۔

بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ اِذْ حَادَتْ بِهٖ فَكَادَتْ تُلْقِيْهِ وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّةٌ اَوْ خَمْسَةٌ اَوْ اَرْبَعَةٌ فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ اَصْحَابَ هٰذِهِ الْاَقْبُرِ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ فَمَتٰى مَاتَ هٰؤُلَاءِ قَالَ مَاتُوْا فِي الْاِشْرَاكِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِي قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي اَسْمَعُ مِنْهُ

(صحیح مسلم کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا باب عرض مقعد المیت من الجنۃ والنار جزء ۲ ص۵۲۲)

اس حالت میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنو نجّار قبیلہ کے ایک باغ میں اپنے خچر پر سوار (سے چلے جارہے) تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے کہ آپ کا خچر بدکا۔ قریب تھا کہ وہ آپ کو گرادے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں چھ یا پانچ یا چار قبریں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان قبر والوں کو کون پہچانتا ہے۔ ایک شخص نے کہا: میں (پہچانتا ہوں)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ لوگ کب مرے تھے"؟ اس شخص نے کہا: شرک کی حالت میں مرے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس امت کے لوگوں کی بھی ان کی قبروں میں آزمائش ہوگی۔ اگر یہ (اندیشہ) نہ ہوتا کہ تم دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ وہ قبر کا عذاب جو میں سنتا ہوں تمہیں بھی سنا دے"۔

(۳) حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّسْمِعَکُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (صحیح مسلم کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا باب عرض مقعد المیت من الجنۃ جزء ۲ صفحہ ۳۸۶)

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم دفن نہیں کرو گے تو میں اللہ سے دعاء کرتا کہ وہ تمہیں عذابِ قبر سنا دے۔

ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ

(۱) صحابہ کرام مردوں کو ارضی قبر میں دفن کرتے تھے،

(۲) اگر وہ عذابِ قبر کی آواز سن لیتے تو ارضی قبر میں دفن کرنا چھوڑ دیتے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ارضی قبر میں دفن کرنا کیوں چھوڑ دیتے۔ تو اس سوال کا جواب سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ ان کا عقیدہ تھا کہ عذابِ قبر اسی ارضی قبر میں ہوتا ہے۔ وہ عذابِ قبر کی دہشت ناک آواز سن کر اتنے خوفزدہ ہو جاتے کہ اس عذاب سے مردے کو بچانے کے لئے اس جگہ ہی سے بچتے جس جگہ عذاب ہوتا ہے۔ وہ سمجھتے کہ عذابِ قبر ہوگا تو اس ارضی قبر میں ہوگا، لہٰذا ارضی قبر میں دفن نہ کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس عقیدہ کا انکار نہیں فرمایا بلکہ اُسے ثابت رکھا۔ اگر یہ عقیدہ باطل ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے عقیدہ کی اصلاح فرماتے۔

مندرجہ بالا احادیث سے صاف طور پر ثابت ہوگیا کہ عذابِ قبر اسی ارضی اور ظاہری قبر میں ہوتا ہے۔

(۴) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں۔

اَنَّ امْرَأَۃً سَوْدَآءَ کَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَابًّا فَفَقَدَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْہَا اَوْ عَنْہُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ اَفَلَا کُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِیْ قَالَ فَکَاَنَّہُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَھَا اَوْ اَمْرَہٗ فَقَالَ دُلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِہٖ فَدَلُّوْہُ فَصَلّٰی عَلَیْہَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ ھٰذِہِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَۃٌ ظُلْمَۃً عَلٰی اَھْلِھَا وَاِنَّ اللّٰہَ یُنَوِّرُھَا لَھُمْ بِصَلَاتِیْ عَلَیْہِمْ (صحیح مسلم کتاب

ایک کالی عورت یا ایک جوان مرد مسجد کی خدمت کیا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہ پایا تو دریافت کیا، صحابہ نے کہا، وہ مر گیا۔ آپ نے فرمایا تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ کی، گویا کہ انہوں نے اسکے معاملہ کو اتنا اہم نہ سمجھا آپ نے فرمایا مجھے اس کی قبر بتاؤ۔ صحابہ نے آپ کو اس کی قبر بتا دی۔ آپ نے اس کی قبر پر نماز پڑھی پھر فرمایا یہ قبریں، قبر والوں پر اندھیرے سے پُر ہوتی ہیں اللہ (تعالیٰ) میری

الجنائز باب الصلوٰة علی القبر جزء اول ص۳۸۱) نماز کی وجہ سے ان کو روشن کر دیتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے " ھٰذہٖ المقبور" فرماکر قبر کو متعین کر دیا لہٰذا اس حدیث سے یہ ثابت ہو گیا کہ تاریکی اور روشنی، عذاب اور راحت کا تعلق اسی ارضی قبر سے ہے۔ آپ نے اس موقع پر بھی کسی اور قبر کا ذکر نہیں فرمایا۔

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِذَا اُقْبِرَ الْمَيِّتُ اَوْ قَالَ اَحَدُكُمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَلِلْاٰخَرِ النَّكِيْرُ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ مَا كَانَ يَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اِنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِيْنَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهٗ فِيْهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ نَمْ فَيَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاُخْبِرُهُمْ فَيَقُوْلَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِيْ لَا يُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ فَقُلْتُ مِثْلَهٗ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِيْ عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ (رواه الترمذی عن ابی ھریرة وحسنہ فی ابواب الجنائز باب ماجاء فی عذاب القبر جزء اول ص۱۲۷) یہ حدیث صحیح مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

جب قبر میں میت رکھ دی جاتی ہے یا فرمایا تم میں سے کسی کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس سیاہ فام نیلی آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔ وہ دونوں اس سے کہتے ہیں تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے تھے وہ کہے گا میں ان کے بارے میں کہتا تھا (کہ) وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس کے بندے اور اس کے رسول ہیں (یہ سن کر) وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں ہم جانتے تھے تم یہی کہو گے، پھر اس کے لئے اس کی قبر میں (ہر طرف سے) ستر ستر ہاتھ کشادگی کر دی جاتی ہے پھر اس میں روشنی کر دی جاتی ہے پھر اس سے کہا جاتا ہے سو جاؤ وہ کہتا ہے میں اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ جاؤں اور انہیں (اس بات کی) خبر دے دوں (کہ میں کامیاب ہو گیا)۔ وہ فرشتے کہتے ہیں (نہیں) تم اس طرح سو جاؤ جس طرح دولہا سوتا ہے جس کو سوائے اس کے محبوب کے کوئی نہیں جگاتا (پھر وہ اس قبر میں سوتا رہتا ہے) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کے سونے کے مقام سے (قیامت کے دن) اٹھائے گا اور اگر وہ

(مردہ) منافق ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے میں نے جو کچھ لوگوں کو کہتے سنا میں بھی وہی کہتا رہا۔ میں نہیں جانتا (کہ وہ کون تھے) پھر وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا پھر زمین سے کہا جاتا ہے تو اس پر تنگ ہو جا۔ زمین اس کو اتنے زور سے بھینچتی ہے کہ اس کی پسلیاں اِدھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر ہو جاتی ہیں پھر قبر میں اس کو برابر عذاب دیا جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے (قیامت کے دن) اس کے لیٹنے کی جگہ سے اٹھائے گا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ :۔

(۱) یہی ارضی قبر کشادہ ہوتی ہے اور تنگ ہوتی ہے،

(۲) اسی ارضی قبر کو منوّر کر دیا جاتا ہے یا تاریک رہنے دیا جاتا ہے،

(۳) اسی ارضی قبر میں مُردہ آرام سے سوتا ہے یا عذاب دیا جاتا ہے اور

(۴) یہ راحت یا عذاب ارضی قبر میں اس دن تک جاری رہتا ہے جس دن وہ اسی قبر سے اٹھایا جائے گا۔

اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ عذاب قبر اسی ارضی قبر میں ہوتا ہے، زمین مردے کو بھینچتی ہے یہاں تک کہ پسلیاں ادھر کی اُدھر ہو جاتی ہیں۔ زمین کا بھینچنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ کوئی دوسری پوشیدہ یا برزخی قبر نہیں ہے جہاں عذاب قبر ہوتا ہے۔

(۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔

خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَاَنَّمَا عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرُ وَفِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا زَادَ فِيْ

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری شخص کے جنازہ میں گئے۔ ہم لوگ اس کی قبر تک پہنچے اور ابھی تک لحد نہیں بنی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے ارد گرد خاموشی کے ساتھ بے حس و حرکت بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے سروں پر پرند بیٹھے ہوئے ہیں (ہلیں گے تو وہ اڑ جائیں گے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک

حَدِیْثِ جَرِیْرٍ هٰهُنَا وَقَالَ وَاِنَّهٗ لَیَسْمَعُ
خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ حِیْنَ
یُقَالُ لَهٗ یَا هٰذَا مَنْ رَّبُّكَ وَمَا دِیْنُكَ
وَمَنْ نَّبِیُّكَ قَالَ هَنَّادٌ قَالَ وَیَاْتِیْهِ
مَلَكَانِ فَیُجْلِسَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ
رَّبُّكَ فَیَقُوْلُ رَبِّیَ اللّٰهُ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَا
دِیْنُكَ فَیَقُوْلُ دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلَانِ
لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْكُمْ
قَالَ فَیَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلَانِ مَا یُدْرِیْكَ
فَیَقُوْلُ قَرَاْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ
بِهٖ وَصَدَّقْتُ زَادَ فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ
فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی یُثَبِّتُ اللّٰهُ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ
الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ اَلْاٰیَةَ ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَ
فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِیْ
فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ
وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَی الْجَنَّةِ قَالَ فَیَاْتِیْهِ
مِنْ رَوْحِهَا وَطِیْبِهَا قَالَ یُفْتَحُ لَهٗ فِیْهَا
مَدَّ بَصَرِهٖ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ فَذَكَرَ مَوْتَهٗ
قَالَ وَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِیْ جَسَدِهٖ وَیَاْتِیْهِ
مَلَكَانِ فَیُجْلِسَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ مَنْ رَّبُّكَ
فَیَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَا
دِیْنُكَ فَیَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ
لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ بُعِثَ فِیْكُمْ فَیَقُوْلُ
هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ
السَّمَآءِ اَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَ
الْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلٰی

لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے۔ آپ نے اپنا سر اٹھایا پھر فرمایا: عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب کرو دو بار یا تین بار فرمایا اور فرمایا کہ یقیناً مردہ جوتیوں کی چاپ کی آوازیں سنتا ہے جبکہ وہ لوگ اسے دفنا کر پیٹھ موڑ کر جاتے ہیں۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے اے شخص تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اور تیرا نبی کون ہے۔ ہناد راوی کہتے ہیں اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو اٹھا کر بٹھاتے ہیں پھر اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ پھر اس سے پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ پھر اس سے کہتے ہیں کہ ان صاحب کے (بارے میں تم کیا کہتے ہو) جو تم میں مبعوث کیے گئے تھے، وہ کہتا ہے وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر وہ فرشتے کہتے ہیں تم کیسے جانتے ہو، تو وہ کہتا ہے میں نے اللہ کی کتاب پڑھی تھی اس پر ایمان لایا تھا اور اس کی تصدیق کی تھی۔ یہی مطلب ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے فرمان کا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو قول ثابت (یعنی کلمۂ شہادت) پر دنیا اور آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا پھر ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا اس کے لئے جنت کا فرش بچھا دو جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دو۔ آپ نے فرمایا پھر اس کو جنت کی ہوا اور اس کی خوشبو پہنچنے لگتی ہے

النَّارِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا قَالَ وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهُ أَعْمٰى أَبْكَمُ، مَعَهُ مِرْزَبَةٌ مِنْ حَدِيدٍ لَوْضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا قَالَ فَيَضْرِبُهُ ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيرُ تُرَابًا قَالَ ثُمَّ تُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ (ابوداؤد كتاب السنة باب المسألة فى القبر وعذاب القبر جزء۲ ص۳۰۶ وسنده صحيح۔ التعليقات للالبانى على المشكوٰة جزء اول ص۴۸ وتحفة الاحوذى مع جامع الترمذى جزء۲ ص۱۶۳)

اور اس کے لئے اس کی حدِ نظر تک فراخی کر دی جاتی ہے۔ رہا کافر اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹایا جاتا ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں پھر اس کو اٹھا کر بٹھاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔ وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا پھر وہ پوچھتے ہیں تم ان صاحب کے بارے میں کیا کہتے ہو جو تمہاری طرف بھیجے گئے تھے وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔ پھر آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے اس نے جھوٹ بولا، اس کے لئے جہنم کا بچھونا بچھا دو اور آگ کا لباس پہنا دو اور جہنم کی طرف سے اس کے لئے دروازہ کھول دو۔ پھر اسے جہنم کی گرمی اور جھلسا دینے والی تپش پہنچنے لگتی ہے اور اس کے اوپر اس کی قبر کو تنگ کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں اِدھر کی اُدھر ہو جاتی ہیں اور اس پر ایک اندھا اور بہرا (فرشتہ) مقرر کر دیا جاتا ہے جس کے پاس لوہے کی سلاخ ہوتی ہے۔ اگر اس سے وہ پہاڑ پر مارے تو مٹی ہو جائے۔ فرمایا وہ اس کو ایک ضرب لگاتا ہے جس کی آواز کو مشرق اور مغرب کے درمیان جتنی مخلوق ہے سب سنتے ہیں سوائے جن و انس کے۔ پھر وہ مٹی ہو جاتا ہے اور پھر اس کے جسم میں روح لوٹائی جاتی ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مُردے کے لئے یہی ارضی قبر جنت یا دوزخ کا سماں پیش کرتی ہے۔ یہی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے یا تنگ کر دی جاتی ہے اور اتنی تنگ کر دی جاتی

ہے کہ پسلیاں اِدھر کی اُدھر ہو جاتی ہیں۔ اسی قبر میں مُردے کو لوہے کے گُرز سے مارا جاتا ہے۔

الغرض عذابِ قبر اسی ارضی و ظاہری قبر میں ہوتا ہے۔ اسی ارضی قبر کے پاس بیٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث بیان فرمائی جس سے مزید اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ عذابِ قبر اسی ارضی قبر میں ہوتا ہے۔

(۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوْا اُخْرُجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُخْرُجِيْ حَمِيْدَةً وَاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَآءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَيُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُدْخُلِيْ حَمِيْدَةً وَاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهَا اِلَى السَّمَآءِ الَّتِيْ فِيْهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ اُخْرُجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اُخْرُجِيْ ذَمِيْمَةً وَاَبْشِرِيْ بِحَمِيْمٍ وَغَسَّاقٍ وَاٰخَرَ مِنْ شَكْلِهٖ اَزْوَاجٍ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَآءِ فَلَا يُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيُقَالُ فُلَانٌ فَيُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيْثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اِرْجِعِيْ ذَمِيْمَةً فَاِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَيُرْسَلُ بِهَا

موت کے فرشتے جب صالح آدمی کی جان نکالتے ہیں تو (اس کی روح سے) کہتے ہیں: اے پاکیزہ جسم میں رہنے والی پاکیزہ روح، اچھی طرح سے نکل آ اور رحمت کی، خوشبو کی اور غصہ نہ کرنے والے رب (سے ملاقات) کی خوشخبری سُن۔ وہ اسی طرح کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ روح نکل آتی ہے پھر وہ فرشتے اس کو لے کر آسمان کی طرف چڑھتے ہیں پھر اس کے لئے آسمان کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے (آسمان کے فرشتے) پوچھتے ہیں: یہ کون ہے؟ لے جانے والے فرشتے جواب دیتے ہیں، یہ فلاں شخص ہے۔ پھر آسمان کے فرشتے کہتے ہیں۔ اس پاکیزہ روح کو جو پاکیزہ جسم میں تھی خوش آمدید۔ پھر اس روح سے کہتے ہیں آرام کے ساتھ آسمان میں داخل ہو جا۔ تیرے لئے رحمت، خوشبو اور غضب ناک نہ ہونے والے رب (سے ملاقات) کی خوشخبری ہے۔ اسی طرح برابر اس کو (ہر آسمان میں) خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ فرشتے اس روح کو لے کر اس آسمان تک پہنچتے ہیں جس آسمان میں اللہ عزوجل جلوہ افروز ہے۔ جب فرشتے برے آدمی کی روح نکالتے ہیں تو اس سے کہتے ہیں: اے خبیث روح جو خبیث جسم میں تھی

مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَصِيْرُ إِلَى الْقَبْرِ (رواہ ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ فی باب ذکر الموت والاستعداد لہ جزء ۲ ص ۵۶۶ وسندہ صحیح۔ الحاشیۃ للسندی علی ابن ماجۃ)

نکل آ۔ تکلیف کے ساتھ نکل آ اور کھولتے ہوئے پانی کی پیپ کی اور ان کے علاوہ دوسری طرح کے عذابوں کی خوشخبری سُن۔ فرشتے اس سے اسی طرح کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ نکل آتی ہے۔ پھر وہ اس کو لے کر آسمان کی طرف چڑھتے ہیں۔ اس کے لئے آسمان کا دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ آسمان کے فرشتے پوچھتے ہیں یہ کون ہے؟ روح کو لے جانے والے فرشتے کہتے ہیں یہ فلاں شخص ہے۔ آسمان کے فرشتے کہتے ہیں: اس روح کے لئے جو خبیث جسم میں تھی خوش آمدید نہیں پھر اس سے کہا جاتا ہے برائی کے ساتھ لوٹ جا، تیرے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ پھر اس کو آسمان سے (زمین کی طرف) لوٹا دیا جاتا ہے، پھر وہ قبر میں بھیج دی جاتی ہے۔

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ روح کو زمین کی طرف قبر میں لوٹا دیا جاتا ہے۔

(۸) حضرت اسماء فرماتی ہیں:۔

إِذَا دَخَلَ الْإِنْسَانُ قَبْرَهُ فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا أَحَفَّ بِهِ عَمَلُهُ، اَلصَّلٰوةُ وَالصِّيَامُ قَالَ فَيَأْتِيْهِ الْمَلَكُ مِنْ نَحْوِ الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّهُ وَمِنْ نَحْوِ الصِّيَامِ فَتَرُدُّهُ قَالَ فَيُنَادِيْهِ اِجْلِسْ قَالَ فَيَجْلِسُ فَيَقُوْلُ لَهُ مَاذَا تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ يَقُوْلُ وَمَا يُدْرِيْكَ أَدْرَكْتَهُ قَالَ أَشْهَدُ

جب مؤمن آدمی اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے نیک اعمال نماز اور روزے اس کو گھیر لیتے ہیں۔ پھر اس کے پاس جب فرشتہ نماز کی طرف سے آتا ہے تو نماز اس کو لوٹا دیتی ہے اور جب روزے کی طرف سے فرشتہ اس مؤمن کے پاس آتا ہے تو روزہ اس کو لوٹا دیتا ہے پھر اس میّت کو ندا دی جاتی ہے کہ بیٹھ جا، تو میّت بیٹھ جاتی ہے پھر ایک فرشتہ اس سے کہتا ہے تم آنحضرت کے متعلق یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق

أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ يَقُولُ عَلٰى ذٰلِكَ عِشْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ قَالَ وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا أَوْ كَافِرًا قَالَ جَاءَ الْمَلَكُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ يَرُدُّهُ قَالَ فَأَجْلَسَهُ قَالَ يَقُولُ اِجْلِسْ مَاذَا تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ قَالَ أَيُّ رَجُلٍ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ قَالَ فَيَقُولُ لَهُ الْمَلَكُ عَلٰى ذٰلِكَ عِشْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ قَالَ وَتُسَلَّطُ عَلَيْهِ دَابَّةٌ فِي قَبْرِهِ مَعَهَا سَوْطٌ ثَمَرَتُهُ جَمْرَةٌ مِثْلُ غَرْبِ الْبَعِيرِ تَضْرِبُهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ صَمَّاءُ لَا تَسْمَعُ صَوْتَهُ فَتَرْحَمَهُ (رواه احمد ورجاله رجال الصحيح - بلوغ جزء ۸ ص ۱۱۵ وسنده صحيح)۔

کیا کہتے ہو۔ مردہ کہتا ہے (تم) کس کے (متعلق سوال کر رہے ہو)۔ فرشتہ کہتا ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق۔ مردہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے تم کیا جانو (تم نے ان کو کیسے جانا)۔ کیا تم نے ان کو پایا تھا وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں وہ اللہ کے رسول ہیں فرشتہ کہتا ہے تم نے اسی عقیدہ کے ساتھ زندگی گذاری اور اسی پر مرے ہو اور اسی شہادت پر اٹھائے جاؤ گے۔ اور اگر میّت گنہگار یا کافر ہو تو (جب اس کے پاس) فرشتہ آتا ہے تو اس کے اور اس فرشتے کے درمیان کوئی چیز نہیں ہوتی کہ وہ اس فرشتہ کو اس سے لوٹا دے۔ پھر وہ فرشتہ آ کر اس میّت کو بٹھاتا ہے وہ کہتا ہے بیٹھ جا، (پھر اس سے سوال کرتا ہے) تو آنحضرت کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ وہ پوچھتا ہے کون شخص؟ فرشتہ کہتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تو کیا کہتا ہے۔ وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا لوگوں کو جو کچھ کہتے سنا تھا وہی میں کہتا تھا پھر فرشتہ اس سے کہتا ہے تو نے اسی حال میں زندگی گذاری اور اسی پر تیری موت واقع ہوئی اور اسی پر تو (قیامت کے دن) اٹھایا جائے گا پھر اس کی قبر میں اس کے اوپر ایک جانور کو مسلط کر دیا جاتا ہے اس کے ہاتھ میں ایک کوڑا ہوتا ہے جس کے سرے پر پتھر ہوتا ہے وہ کوڑا اونٹ کی دم کے مثل ہوتا ہے وہ اس کو جتنا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے مارتا ہے، وہ مارنے والا بہرا ہوتا ہے وہ اس کی آواز نہیں سنتا کہ اس پر رحم کرے۔

⑨ حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ فرماتی ہیں :۔

جَاءَتْ یَہُوْدِیَّۃٌ فَاسْتَطْعَمَتْ عَلٰی بَابِیْ
فَقَالَتْ اَطْعِمُوْنِیْ اَعَاذَکُمُ اللّٰہُ مِنْ فِتْنَۃِ
الدَّجَّالِ وَمِنْ فِتْنَۃِ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ
فَلَمْ اَزَلْ اَحْبِسُہَا حَتّٰی جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ
اللّٰہِ مَا تَقُوْلُ ہٰذِہِ الْیَہُوْدِیَّۃُ قَالَ
وَمَا تَقُوْلُ قُلْتُ تَقُوْلُ اَعَاذَکُمُ اللّٰہُ مِنْ
فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ وَمِنْ فِتْنَۃِ عَذَابِ الْقَبْرِ
قَالَتْ عَائِشَۃُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ یَدَیْہِ مَدًّا
یَسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ وَمِنْ
فِتْنَۃِ عَذَابِ الْقَبْرِ، ثُمَّ قَالَ اَمَّا فِتْنَۃُ
الدَّجَّالِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ اِلَّا قَدْ
حَذَّرَہٗ اُمَّتَہٗ وَسَاُحَذِّرُکُمُوْہُ تَحْذِیْرًا
لَمْ یُحَذِّرْہُ نَبِیٌّ اُمَّتَہٗ اِنَّہٗ اَعْوَرُ
وَاللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لَیْسَ بِاَعْوَرَ مَکْتُوْبٌ
بَیْنَ عَیْنَیْہِ کَافِرٌ یَقْرَؤُہٗ کُلُّ مُؤْمِنٍ
(فَاَمَّا فِتْنَۃُ الْقَبْرِ) فَبِیْ تُفْتَنُوْنَ وَعَنِّیْ
تُسْاَلُوْنَ فَاِذَا کَانَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ اُجْلِسَ
فِیْ قَبْرِہٖ غَیْرَ فَزِعٍ وَّلَا مَشْعُوْفٍ ثُمَّ یُقَالُ
لَہٗ فِیْمَ کُنْتَ فَیَقُوْلُ فِی الْاِسْلَامِ فَیُقَالُ
مَا ہٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ کَانَ فِیْکُمْ فَیَقُوْلُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
جَاءَنَا بِالْبَیِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ
فَصَدَّقْنَاہُ فَیُفْرَجُ لَہٗ فُرْجَۃٌ قِبَلَ
النَّارِ فَیَنْظُرُ اِلَیْہَا یَحْطِمُ بَعْضُہَا بَعْضًا فَیُقَالُ
لَہٗ اُنْظُرْ اِلٰی مَا وَقَاکَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ

ایک یہودی عورت میرے دروازے پر آئی اس نے کھانا طلب کیا اس نے کہا مجھے کھانا کھلاؤ اللہ تعالیٰ تم کو دجال اور قبر کے فتنے سے بچائے۔ میں نے اس یہودی عورت کو روکے رکھا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ یہودی عورت کیا کہہ رہی ہے آپ نے مجھ سے پوچھا وہ کیا کہتی ہے میں نے کہا وہ کہتی ہے اللہ تعالیٰ تم کو دجال کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب کے فتنہ سے بچائے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا انہیں دراز کیا پھر اللہ تعالیٰ سے دجال کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی پھر فرمایا رہا دجال کا فتنہ اس سے ہر نبی نے اپنی امت کو ڈرایا ہے میں تم کو اس سے اتنا ڈراتا ہوں کہ کسی نبی نے اپنی امت کو اتنا نہیں ڈرایا۔ وہ (یعنی دجال) کانا ہے اور اللہ تعالیٰ عزوجل کانا نہیں ہے، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے اس کو ہر مومن پڑھ لے گا۔ (رہا قبر کا فتنہ) تو تم میرے معاملہ میں آزمائے جاؤ گے اور میرے بارے میں تم پوچھے جاؤ گے۔ جب نیک آدمی کو اس کی قبر میں بٹھایا جائے گا اسے کوئی گھبراہٹ نہیں ہوگی اور نہ اسے وحشت ہوگی پھر اس سے کہا جائے گا تم کس

يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ اِلَى الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ
اِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهُ
هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا وَيُقَالُ عَلَى الْيَقِيْنِ
كُنْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ (وَاِنْ كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ)
اُجْلِسَ فِيْ قَبْرِهٖ فَزِعًا مَشْعُوْفًا فَيُقَالُ
لَهُ فِيْمَ كُنْتَ ؟ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ فَيُقَالُ
مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ كَانَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ
سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُ كَمَا
قَالُوْا فَتُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ
فَيَنْظُرُ اِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ
لَهُ اُنْظُرْ اِلٰى مَا صَرَفَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
عَنْكَ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ
فَيَنْظُرُ اِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَيُقَالُ
لَهُ هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا كُنْتَ عَلَى الشَّكِّ
وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ
اللّٰهُ ثُمَّ يُعَذَّبُ (رواه احمد ورجاله
رجال الصحيحين - بلوغ ۵/۱۱۴ وسنده صحيح)

حال میں تھے وہ کہے گا میں اسلام میں تھا پھر کہا
جائیگا یہ شخص کون ہے جو تم میں تھا وہ کہے گا
وہ اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں وہ
ہمارے پاس اللہ عز وجل کے پاس سے واضح
(دلائل) لے کر آئے ہم نے اُن کی تصدیق کی
پھر اس کے لئے دوزخ کی طرف سے ذرا سا
جھروکا کھولا جائیگا وہ اس میں سے جہنم کی طرف
دیکھے گا جس کا بعض حصہ بعض کو چورا چورا کر
رہا ہو گا تو اس سے کہا جائیگا دیکھ اس کی طرف
جس سے تجھ کو اللہ عز وجل نے بچا لیا پھر اس
کے لئے جنت کی طرف سے ایک جھروکا کھولا
جائیگا وہ اس کی تابانی کو دیکھے گا اور جو کچھ اس
میں ہے اسے دیکھے گا پھر اس سے کہا جائیگا
یہ تیرا ٹھکانہ ہے تو یقین پر تھا اور اسی پر تیری موت
ہوئی اور اسی پر انشاء اللہ اٹھایا جائیگا ۔ (اور اگر
بُرے آدمی کی میّت ہو تو) وہ اپنی قبر میں اس حال
میں بٹھایا جاتا ہے کہ وہ گھبراہٹ و دہشت میں
ہوتا ہے پھر اس سے کہا جاتا ہے تو کس حال میں
تھا ؟ وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا پھر پوچھا جاتا
ہے کہ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے جو
تم میں (مبعوث کیا گیا) تھا ۔ وہ کہتا ہے
میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سُنا تھا میں
نے بھی اسی طرح کہا جس طرح وہ کہتے تھے ۔ پھر
اس کے لئے جنت کی طرف سے ایک جھروکا
کھولا جائیگا وہ اس کی تابانی اور رونق اور جو کچھ
اس میں ہے دیکھے گا پھر اس سے کہا جائے گا
دیکھ اس کی طرف کہ اللہ عز وجل نے تجھ سے اسکو
پھیر دیا پھر جہنم کی طرف سے اس کے لئے

ایک جھروکا کھولا جائیگا وہ اس کی طرف دیکھے
گا (کہ) اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو توڑے
ڈال رہا ہے پھر اس سے کہا جائیگا یہ ہے تیرا
ٹھکانہ جس کے متعلق تو شک و ریب میں تھا
اور اسی پر تیری موت واقع ہوئی اور انشاء اللہ
تعالٰی تو اسی پر (قیامت کے روز) اٹھایا
جائیگا پھر اس کو عذاب دیا جاتا ہے۔

(۱۰) حضرت براء بن العازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا
إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ
وَكَأَنَّ عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرَ وَفِي يَدِهِ عُودٌ
يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ
اِسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ
الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا
وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ
مِنَ السَّمَاءِ بِيضُ الْوُجُوهِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ
الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ
وَحَنُوطٌ مِنْ حَنُوطِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسُوا
مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ
الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ
رَأْسِهِ فَيَقُولُ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ
اُخْرُجِي إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ
قَالَ فَتَخْرُجُ تَسِيلُ كَمَا تَسِيلُ الْقَطْرَةُ
مِنْ فِي السِّقَاءِ فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا أَخَذَهَا
لَمْ يَدَعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
انصاریوں میں سے ایک شخص کے جنازہ کے
ساتھ چلے یہاں تک کہ اس کی قبر پر پہنچے اور
ابھی تک قبر تیار نہیں ہوئی تھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم (وہاں ایک جگہ) بیٹھ گئے ہم
بھی آپ کے ارد گرد خاموشی سے بے حس وحرکت
بیٹھ گئے اور آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی
جس سے آپ زمین کرید رہے تھے پھر آپ
نے اپنا سر اٹھایا دو یا تین مرتبہ فرمایا کہ عذاب
قبر سے اللہ کی پناہ طلب کرو یقیناً جب مؤمن
بندہ دنیا سے جدا ہوتا ہے اور آخرت سے
ملاقی ہوتا ہے (اس وقت) آسمان سے سفید
چہرہ والے فرشتے اس کی طرف اترتے ہیں
ان کے چہرے ایسے ہوتے ہیں گویا کہ وہ سورج
ہیں۔ ان کے پاس جنت کے کفنوں میں سے
ایک کفن ہوتا ہے اور جنت کی خوشبوؤں
میں سے ایک خوشبو ہوتی ہے وہ اس کی حد
نظر تک بیٹھ جاتے ہیں پھر اس کے پاس موت
کا فرشتہ علیہ السلام آتا ہے وہ اس کے
سر کے پاس بیٹھ جاتا ہے پھر وہ کہتا ہے:

يَأْخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ
وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَطْيَبِ
نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ
قَالَ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ يَعْنِيْ
بِهَا عَلٰى مَلَاءٍ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ إِلَّا قَالُوْا
مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ
ابْنُ فُلَانٍ بِأَحْسَنِ أَسْمَآئِهِ الَّتِيْ كَانُوْا
يُسَمُّوْنَهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يَنْتَهُوْا
بِهَا إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهُ
فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهُ مِنْ كُلِّ سَمَآءٍ
مُقَرَّبُوْهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى
يُنْتَهٰى بِهٖ إِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ
اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اكْتُبُوْا كِتَابَ عَبْدِيْ
فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَأَعِيْدُوْهُ إِلَى الْأَرْضِ
فَإِنِّيْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيْهَا أُعِيْدُهُمْ
وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرٰى قَالَ
فَتُعَادُ رُوْحُهُ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَأْتِيْهِ
مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَنْ
رَبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ لَهُ
مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْإِسْلَامُ
فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ
بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ
لَهُ وَمَا عِلْمُكَ فَيَقُوْلُ قَرَأْتُ كِتَابَ
اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ فَيُنَادِيْ
مُنَادٍ فِي السَّمَآءِ أَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ
فَأَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوْهُ مِنَ
الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ

اے پاکیزہ روح نکل آ اللہ کی مغفرت اور اس کی رضاء کی طرف فرمایا پھر وہ نکلتی ہے جیسے (تیزی کے ساتھ آسانی سے) مشکیزہ سے (پانی کا) قطرہ بہہ نکلتا ہے پھر (فوراً) وہ فرشتے اس (روح) کو ملک الموت سے لے لیتے ہیں ایک لمحہ کے لئے بھی اس کے ہاتھ میں نہیں چھوڑتے پھر وہ اس کو اٹھا کر اس (جنتی) کفن میں رکھ لیتے ہیں اس حال میں کہ (وہ کفن) (جنت) کی خوشبو سے معطر ہوتا ہے، پھر روح سے ایسی خوشبو پھوٹ رہی ہوتی ہے جیسے مشک (یہ) خوشبو پوری زمین میں پھیل جاتی ہے پھر اس روح کو لے کر فرشتے اوپر چڑھتے ہیں جب وہ فرشتوں کی مجالس سے گذرتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں یہ کس کی پاکیزہ روح ہے۔ وہ جواب دیتے ہیں یہ فلاں کا بیٹا فلاں ہے۔ وہ دنیا میں جن اچھے ناموں سے مشہور تھا اُن ناموں میں سے سب سے اچھے نام سے پکارتے ہیں پھر وہ اس کو لے کر آسمان دنیا کے پاس پہنچتے ہیں فرشتے آسمان کا دروازہ کھولنے کے لئے کہتے ہیں۔ پھر ان کے لئے دروازہ کھولا جاتا ہے پھر وہ فرشتے اور اس آسمان کے مقرب فرشتے اس روح کے ساتھ قریب ترین آسمان تک ساتھ رہتے ہیں یہاں تک کہ اسے ساتویں آسمان تک لے جاتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کی کتاب کو علیین (کے دفتر) میں لکھوا اور اس کو زمین کی طرف لوٹا دو یقیناً میں نے اُن کو اسی سے پیدا کیا ہے اور میں اُن کو اسی (زمین) میں لوٹاؤں گا اور پھر اسی

قَالَ فَيَأْتِيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا وَيُفْسَحُ
لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ مَدَّ بَصَرِهٖ قَالَ وَيَأْتِيْهِ
رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ
الرِّيْحِ فَيَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُرُّكَ هٰذَا
يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ فَيَقُوْلُ لَهٗ
مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْئُ بِالْخَيْرِ
فَيَقُوْلُ اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُوْلُ رَبِّ
اَقِمِ السَّاعَةَ حَتّٰى اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ وَمَالِيْ
وَقَالَ وَاِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ اِذَا كَانَ فِيْ
انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِنَ الْاٰخِرَةِ
نَزَلَ اِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلٰٓئِكَةٌ سُوْدُ الْوُجُوْهِ
مَعَهُمُ الْمُسُوْحُ فَيَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مَدَّ
الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْئُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى
يَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا
النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى سَخَطٍ مِنَ
اللّٰهِ وَغَضَبٍ قَالَ فَتَفَرَّقُ فِيْ جَسَدِهٖ
فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّوْدُ مِنَ
الصُّوْفِ الْمَبْلُوْلِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا
لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى
يَجْعَلُوْهَا فِيْ تِلْكَ الْمُسُوْحِ وَيَخْرُجُ
مِنْهَا كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ وُجِدَتْ
عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا
يَمُرُّوْنَ بِهَا عَلٰى مَلَاٍ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الْخَبِيْثُ
فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَقْبَحِ
اَسْمَآئِهِ الَّتِيْ كَانَ يُسَمّٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا
حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا
فَيُسْتَفْتَحُ لَهٗ فَلَا يُفْتَحُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ

زمین) سے میں اُن کو دوسری بار اٹھاؤں گا۔ الغرض اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹا دیا جاتا ہے پھر اس کے پاس (قبر میں) دو فرشتے آتے ہیں وہ کہتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے پھر وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے میرا دین اسلام ہے، پھر وہ پوچھتے ہیں اس شخص کے بارے میں تم (کیا کہتے ہو) جو تم میں مبعوث کیا گیا تھا وہ جواب دیتا ہے وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں وہ پوچھتے ہیں ان کا تجھے کیسے علم ہوا وہ کہتا ہے میں نے اللہ کی کتاب پڑھی ہے اس پر ایمان لایا ہوں اور اس کی تصدیق کی ہے پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے میرے بندے نے سچ کہا پس اس کے لئے جنت کا فرش بچھا دو اور اسے جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے جنت کی طرف سے دروازہ کھول دو پھر جنت کی ہوائیں، اس کی خوشبو اس کو پہنچتی ہے۔ اس کی حد نظر تک اس کے لئے اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جاتا ہے پھر اس کے پاس ایک خوبصورت شخص پاکیزہ کپڑوں میں ملبوس آتا ہے (اس کے پاس سے) اچھی خوشبو (آرہی ہوتی ہے) وہ کہتا ہے تو ایسی خوشخبری حاصل کر جو تجھے آج کے دن مسرور کردے، (یہ وہ دن ہے) جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا وہ کہتا ہے تو اتنا وجیہ شخص کون ہے جو بھلائی کے ساتھ آیا ہے؟ وہ کہتا ہے میں تیرا نیک عمل ہوں

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُفَتَّحُ
لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ فَيَقُوْلُ
اللهُ عَزَّوَجَلَّ اكْتُبُوْا كِتَابَهُ فِيْ سِجِّيْنٍ
فِي الْأَرْضِ السُّفْلٰى فَتُطْرَحُ رُوْحُهُ طَرْحًا
ثُمَّ قَرَأَ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ
مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِيْ بِهِ
الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ فَتُعَادُ رُوْحُهُ فِيْ
جَسَدِهٖ وَيَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ
فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ
لَا أَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ
هَاهْ هَاهْ لَا أَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ مَا هٰذَا
الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ هَاهْ
هَاهْ لَا أَدْرِيْ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ
أَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوْا لَهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا
لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ فَيَأْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَ
سَمُوْمِهَا وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتّٰى تَخْتَلِفَ
فِيْهِ أَضْلَاعُهُ وَيَأْتِيْهِ رَجُلٌ قَبِيْحُ الْوَجْهِ
قَبِيْحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيْحِ فَيَقُوْلُ
أَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُوْءُكَ هٰذَا يَوْمُكَ
الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ فَيَقُوْلُ مَنْ أَنْتَ
فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْءُ بِالشَّرِّ فَيَقُوْلُ
أَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيْثُ فَيَقُوْلُ رَبِّ لَا تُقِمِ
السَّاعَةَ رواہ احمد وسندہ صحیح ۔
بلوغ ج ۸۲ والتعلیقات للالبانی علی
المشکوٰۃ جزء اول ص۵۱۵)

پھر وہ کہتا ہے اے میرے رب، قیامت قائم
کرتا کہ میں اپنے اہل و مال کی طرف جاؤں۔ اور
جب کافر بندہ دنیا سے جدا ہوتا ہے اور آخرت
کی طرف سفر کرتا ہے اس وقت آسمان سے
سیاہ چہرے کے فرشتے اس کی طرف اترتے
ہیں ان کے ساتھ ٹاٹ ہوتا ہے پھر وہ اس کی
حد نظر تک بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آتا
ہے اور اس کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے پھر وہ
کہتا ہے اے خبیث نفس نکل، اللہ کی ناراضگی
اور غصہ کی طرف اس کی روح جسم میں چھپتی پھرتی
ہے۔ پھر وہ فرشتہ اس روح کو جسم سے ایسے
کھینچ کر نکالتا ہے جیسے بھیگی ہوئی اُون میں سے
الجھی ہوئی کانٹے دار سلاخ گھسیٹ کر نکالتے
ہیں پھر وہ فرشتے اس روح کو تیزی کے ساتھ
ہاتھوں ہاتھ لے لیتے ہیں، اور اس ٹاٹ میں
لپیٹ دیتے ہیں۔ اس روح سے ایسی بدبو نکلتی
ہے جیسے کسی مردار کی بدترین بدبو جو زمین پر
پائی جائے پھر وہ اس کو لے کر اوپر چڑھتے
ہوئے فرشتوں کی مجالس سے گذرتے ہیں
تو وہ کہتے ہیں یہ خبیث روح کون ہے؟ وہ
کہتے ہیں یہ فلاں کا بیٹا فلاں ہے۔ جن برُے
ناموں سے وہ زمین میں مشہور تھا ان ناموں میں
سے بدترین نام سے وہ اس کا ذکر کرتے ہیں۔
پھر وہ آسمان دنیا تک اس کو لے کر پہنچتے ہیں
اور اس کے لئے دروازہ کھولنے کے لئے
کہتے ہیں (لیکن) اس کے لئے دروازہ نہیں
کھولا جاتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ آیت پڑھی (ان کے لئے نہ آسمان کے

دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں
داخل ہوں گے یہاں تک کہ سوئی کے ناکہ میں
سے اونٹ نکل جائے اللہ تعالیٰ فرمائیگا اس کی
کتاب کو سجین کے دفتر میں (جو) زمین کے
بالکل نچلے درجہ میں ہے لکھو۔ پھر اس کی روح
کو (زمین کی طرف) پھینک دیا جاتا ہے۔ پھر
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ آیت پڑھی
جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے وہ گویا آسمان
سے گر پڑا پھر (یا تو) اس کو پرندے اچک لیتے
ہیں یا ہوا اس کو دور دراز مقام پر پھینک دیتی
ہے۔ پھر اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹا دیا
جاتا ہے پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں
اس کو بٹھاتے ہیں پھر اس سے کہتے ہیں تیرا
رب کون ہے وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں
نہیں جانتا پھر اس سے فرشتے پوچھتے ہیں تیرا
دین کیا ہے وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں
جانتا پھر وہ پوچھتے ہیں یہ کون شخص ہے جو
تمہاری طرف مبعوث کیا گیا تھا؟ وہ جواب دیتا
ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا پھر آسمان سے
ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ اس نے
جھوٹ بولا ہے پس اس کے لئے آگ کا
بچھونا بچھا دو جہنم کی طرف سے اس کے لئے
دروازہ کھول دو۔ پھر اس کی گرمی اور اس کی جھلسا
دینے والی تپش اس کو پہنچتی ہے پھر اس کی قبر تنگ
کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی اِدھر کی
پسلیاں اُدھر ہو جاتی ہیں پھر اس کے پاس ایک
بدصورت شخص خراب اور بدبودار کپڑوں میں
ملبوس آتا ہے وہ کہتا ہے اس برائی کی خوشخبری

سن جو تجھے آج پہنچے گی (یہ وہی دن ہے) جس
دن کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ کہتا ہے تو
کون ہے جو برائی کے ساتھ آیا ہے وہ کہتا ہے
میں تیرا برا عمل ہوں۔ مردہ کہتا ہے اے میرے
رب قیامت کو قائم نہ کر۔

(۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

إِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيْرُ إِلَى الْقَبْرِ فَيُجْلَسُ
الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِي قَبْرِهِ غَيْرَ فَزِعٍ وَّلَا
مَشْعُوْفٍ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ فِيْمَ كُنْتَ فَيَقُوْلُ
كُنْتُ فِي الْإِسْلَامِ فَيُقَالُ لَهُ مَا هٰذَا
الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنَا بِالْبَيِّنٰتِ
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَصَدَّقْنَاهُ فَيُقَالُ لَهُ
هَلْ رَأَيْتَ اللّٰهَ فَيَقُوْلُ مَا يَنْبَغِيْ
لِأَحَدٍ أَنْ يَّرَى اللّٰهَ فَيُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ
قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا
بَعْضًا فَيُقَالُ انْظُرْ إِلٰى مَا وَقَاكَ اللّٰهُ ثُمَّ
يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلٰى
زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا
مَقْعَدُكَ وَيُقَالُ لَهُ عَلَى الْيَقِيْنِ كُنْتَ
وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ
وَيُجْلَسُ الرَّجُلُ السُّوْءُ فِي قَبْرِهِ فَزِعًا
مَشْعُوْفًا فَيُقَالُ لَهُ فِيْمَ كُنْتَ فَيَقُوْلُ
لَا أَدْرِيْ فَيُقَالُ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ
فَيَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلًا
فَقُلْتُهُ فَيُفْرَجُ لَهُ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ
إِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ
إِلٰى مَا صَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ

(جب) میت قبر میں لوٹائی جاتی ہے نیک آدمی
کو اس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے (وہ) بغیر کسی
گھبراہٹ اور دہشت (کے بیٹھتا ہے) پھر اس
سے پوچھا جاتا ہے کہ تم کس حال میں تھے وہ جواب
دیتا ہے میں اسلام میں تھا پھر کہا جاتا ہے یہ کون
شخص ہے وہ کہتا ہے (یہ) محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ کے رسول ہیں ہمارے پاس اللہ کی طرف سے
واضح (دلائل) لے کر آئے تھے۔ ہم نے ان کی
تصدیق کی تھی پھر کہا جائیگا کیا تو نے اللہ تعالے
کو دیکھا ہے وہ جواب دیتا ہے کسی میں یہ طاقت
نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھے۔ پھر اس کے لئے
جہنم کی طرف سے ایک جھروکا کھول دیا جاتا
ہے وہ دیکھتا ہے کہ اس کا بعض حصہ بعض حصے
کو توڑے ڈال رہا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے:
دیکھ اپنی اس جگہ کو جس سے اللہ تعالیٰ نے تجھے بچالیا۔
پھر اس کے لئے جنت کی طرف سے ایک جھروکا
کھولا جاتا ہے وہ اس کی رونق اور جو کچھ اس میں
ہے اس کو دیکھتا ہے پھر اس سے کہا جاتا ہے: یہ
تیرا ٹھکانہ ہے۔ تو یقین پر تھا اور اسی پر تیری
موت ہوئی اور اسی پر تو انشاء اللہ (قیامت
کے دن) اٹھایا جائیگا اور برا آدمی اپنی قبر میں
بٹھایا جاتا ہے (اس حال میں کہ) وہ گھبراہٹ

فُرْجَةً قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ اِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيُقَالُ لَهٗ هٰذَا مَقْعَدُكَ، عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى (رواہ ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضؓ فی باب ذکر القبر والبلی جزء ۲ ص۵۶۸ وسندہ صحیح۔ التعلیقات علی المشکوٰۃ ۱/۵)

اور وحشت میں ہوتا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے تو کس حال میں تھا وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا پھر اس سے کہا جاتا ہے یہ کون شخص ہے؟ وہ کہتا ہے میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے سنا تھا بس وہی بات میں نے بھی کہہ دی۔ پھر اس کے لئے جنت کی طرف سے ایک کھڑکی کھولی جائے گی وہ اس کی رونق کو دیکھے گا اور اس میں جو کچھ ہے اس کو دیکھے گا۔ پھر اس سے کہا جائیگا دیکھ اپنے ٹھکانہ کی طرف جس کو اللہ تعالیٰ نے تجھ سے پھیر دیا۔ پھر جہنم کی طرف اس کے لئے ایک جھروکا کھولا جائے گا۔ وہ اس کی طرف دیکھے گا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو توڑ رہا ہے پھر اس سے کہا جائے گا یہ ہے تیرا ٹھکانہ تو شک پر تھا، اسی پر تو مرا اور اسی پر انشاء اللہ تعالیٰ تو اٹھایا جائیگا۔

الغرض مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عذاب قبر ارضی قبر میں ہوتا ہے۔

اشکالات

ارضی قبر میں عذاب کے سلسلہ میں بعض اشکالات بھی پیش کئے جاتے ہیں لیکن ان احادیث صحیحہ کے مقابلہ میں وہ اشکالات لایعنی ہیں۔ اس چیز کو عقل سے نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہ ایمان بالغیب کی باتیں ہیں اور ان پر ایمان لانا چاہیئے خواہ ہماری عقل میں آئیں یا نہ آئیں۔ تاہم ہم بعض اشکالات کا ذکر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ان کا جواب دیتے ہیں:۔

۱۔ پہلا اشکال | قبر میں کشادگی کے لئے جگہ کہاں سے آئے گی۔

جواب:۔ یہ سوال محض عقل کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہر طرح کی قدرت ہے، وہ اتنی سے قبر میں بھی گنجائش پیدا کر سکتا ہے اگرچہ ہماری آنکھیں اس کو نہ دیکھ سکیں۔ ہم اس وجہ سے نہیں دیکھ سکتے کہ مرنے کے بعد کے حالات اور ہمارے درمیان ایک پردہ ہے۔ اسی پردہ کو برزخ کہتے ہیں۔

۲۔ دوسرا اشکال

جس شخص کو شیر نے کھالیا اس کی ارضی قبر کہاں بنی کہ اس میں عذاب ہو۔

جواب:۔ یہ سوال بھی عقل کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ ہماری عقل کی رسائی بڑی محدود ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت لامحدود ہے لہٰذا اس قسم کا سوال بالکل لغو ہے۔

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس مردہ کو اس کے اصلی جسم کے ساتھ زندہ کرے گا تو کیا وہ اس شخص کو اصلی جسم کے ساتھ اس دن زندہ نہیں کر سکتا جس دن وہ دفن کیا گیا تھا یا جس دن اُسے شیر نے کھایا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلَىٰ نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيهِ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اطْحَنُونِي ثُمَّ ذَرُّونِي فِي الرِّيحِ (وَفِي رِوَايَةٍ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الْيَمِّ) فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِّي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذٰلِكَ فَأَمَرَ اللّٰهُ الْأَرْضَ فَقَالَ اجْمَعِي مَا فِيكِ مِنْهُ فَفَعَلَتْ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَىٰ مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَبِّ خَشْيَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ما ذکر عن بنی اسرائیل جزء ۴ ص۲۱۴ و ص۲۱۵)

ایک شخص نے اپنے نفس پر بہت زیادتی کی تھی جب اس کی موت قریب آئی تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا ڈالنا، پھر مجھے پیسنا، پھر مجھے آندھی کے دن ہوا میں اڑا دینا، سمندر میں ڈال دینا۔ اللہ کی قسم اگر میرے ربّ نے مجھ پر تنگی کی تو ایسا عذاب کریگا کہ اس جیسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگا۔ الغرض جب وہ مرگیا تو اس کے ساتھ وہی کیا گیا (جس کی اس نے وصیّت کی تھی)۔ اللہ نے زمین کو حکم دیا: جو کچھ تجھ میں اس کے جسم کے ذرّات ہیں ان کو جمع کر۔ زمین نے حکم کی تعمیل کی اور وہ زندہ کھڑا ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا: ایسا کرنے پر تجھے کس چیز نے ابھارا؟ اس نے کہا: اے میرے رب تیرے خوف نے۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے بخش دیا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ تمام ذرات کو جمع کرکے دوبارہ پیدا کر سکتا ہے تو پھر یہ اشکال دور ہوگیا کہ شیر کے کھائے ہوئے کی قبر کہاں بنے گی۔ شیر کا کھایا ہوا بھی اسی جسم کے ساتھ زندہ کیا جا سکتا ہے اور پھر اس کو اس کی قبر میں رکھا جا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ

زمین میں کوئی جانور بھی ایسا نہیں جس کا رزق

رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا، كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○

(ھود - ٦)

اللہ کے ذمہ نہ ہو وہ (اس کی زندگی میں ہر وقت) اس کے رہنے کی جگہ سے واقف ہوتا ہے اور (اس کے مرنے کے بعد) اس جگہ سے بھی واقف ہوتا ہے جہاں وہ سپرد کیا جاتا ہے، (اور یہ تمام باتیں روشن کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں بھی لکھی ہوئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَهُوَالَّذِيْ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ، قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ○

(الانعام - ۹۸)

وہی ہے جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا، پھر (تمہارے لئے زمین کی سطح پر) ٹھہرنے کی جگہ (بنائی) اور (مرنے کے بعد زمین میں) سپرد کرنے کی جگہ (بنائی) (اور اے رسول) ہم نے سمجھنے والوں کے لئے (اپنی) آیات کو علیحدہ علیحدہ بیان کر دیا ہے (تا کہ کوئی پیچیدگی محسوس نہ ہو)۔

مندرجہ بالا ہر دو آیات سے ثابت ہوا کہ زمین میں ہر شخص کے سونپے جانے کی جگہ مقرر ہے اور جب ہر شخص کی جگہ مقرر ہے تو لازماً ہر شخص کو اپنی مقررہ جگہ یعنی قبر میں جانا ہوگا اب خواہ اس قبر میں وہ شخص انسانوں کے ذریعہ رکھوایا جائے یا فرشتوں کے ذریعہ رکھوایا جائے یا وہ شخص کلمہ کن کے ذریعہ اپنی قبر میں پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ○ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ○ مِنْ نُّطْفَةٍ، خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ○ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ○ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ○ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ○

(عبس - ۱۷ تا ۲۲)

انسان برباد ہو گیا، وہ کس قدر ناشکرا ہے (اللہ نے) اُسے کس چیز سے بنایا (ایک حقیر) نطفہ سے، اللہ نے اس کی تخلیق کی، پھر اس کا اندازہ مقرر کیا، پھر (بطن مادر سے باہر نکلنے کا) راستہ اس پر آسان کر دیا، پھر اسے موت دی، قبر میں دفن کرایا، پھر جب چاہے گا اُسے (دوبارہ) زندہ کریگا۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی قبر بنائی ہے جس میں وہ رکھا جاتا ہے اور اسی میں سے وہ قیامت کے روز اٹھایا جائے گا۔ کیونکہ قیامت کے روز ارضی قبر میں سے اٹھایا جائیگا لہٰذا "فَاَقْبَرَهٗ" میں اسی ارضی قبر کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارضی قبر سے اٹھائے جانے کا متعدد جگہ ذکر فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ ○

(والعادیات ۔ ۹)

تو کیا اسے نہیں معلوم کہ قبروں میں جو (مُردے دفن) ہیں جب انہیں (زندہ کرکے) باہر نکالا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ○ وَاِذَا الْکَوَاکِبُ انْتَثَرَتْ ○ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ○ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ○

(اذا السمآء انفطرت ۔ ا تا ۴)

جب آسمان پھٹ جائیگا، جب ستارے جھڑ پڑیں گے، جب سمندروں میں طغیانی آئے گی، جب قبروں کو الٹ پلٹ کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ اِلٰی شَیْءٍ نُّکُرٍ ○ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ کَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ○

(اقتربت الساعۃ ۔ ۶و۷)

جس دن ایک پکارنے والا ان کو ایک ناگوار بات کی طرف بلائیگا تو آنکھیں نیچی کئے ہوئے یہ لوگ (اپنی اپنی) قبروں سے اس طرح نکل پڑیں گے گویا کہ بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں ۔

مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہوا کہ تمام لوگ ارضی قبر سے اٹھائے جائیں گے لہذا تمام لوگوں کے لئے کسی ارضی قبر کا ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص انسانوں کے ذریعہ قبر میں دفن نہیں ہوا تو اللہ تعالے کسی اور ذریعہ سے اس کو قبر میں پہنچا دیگا اور پھر اسی قبر سے اٹھائیگا۔ لہذا اگر کسی شخص کو شیر نے کھالیا تو وہ ضرور اپنی ارضی قبر میں پہنچایا جائیگا اور اسی قبر سے اٹھایا جائیگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسَی ○ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَکَ لَکُمْ فِیْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰی ○ کُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَکُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰی ○ مِنْهَا خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُکُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُکُمْ تَارَةً اُخْرٰی ○

(طٰہٰ ۔ ۵۲ تا ۵۵)

میرا رب نہ غلطی کرتا ہے اور نہ بھولتا ہے (اس کے علم میں ہر چیز محفوظ ہے) (وہی ہے) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا، تمہارے لئے زمین میں (چلنے کے لئے) راستے بنائے اور بادل سے پانی برسایا، پھر اس سے انواع واقسام کی مختلف نباتات اگائیں (اے لوگو) ان نباتات کو خود بھی کھاؤ اور اپنے چارپایوں کو بھی چراؤ، بے شک ان (چیزوں) میں عقل والوں کے

لئے (بہت سی) نشانیاں ہیں۔ (اے لوگو) ہم نے تم کو زمین ہی سے پیدا کیا ہے، زمین ہی میں تم کو لوٹائیں گے اور پھر زمین ہی سے تم کو (زندہ کر کے) دوبارہ نکالیں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ ۝

(الاعراف۔ ۲۵)

زمین ہی میں تمہیں زندگی گذارنی ہے، اسی میں تمہیں مرنا ہے اور اسی سے تم (قیامت کے دن) نکالے جاؤ گے۔

مندرجہ بالا آیتوں سے ثابت ہوا کہ انسان کو زمین سے پیدا کیا گیا ہے، زمین ہی میں اس کو موت آئے گی، زمین ہی میں وہ لوٹایا جائیگا اور پھر زمین ہی سے اٹھایا جائے گا۔ الغرض کسی انسان کو شیر کھائے یا مچھلیاں ان آیات کی رو سے اسے زمین میں لوٹایا جائیگا اور پھر زمین ہی سے اُسے اٹھایا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَن فِي الْقُبُورِ ۝

(الحج۔ ۷)

اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے، اس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں اور یہ کہ (قیامت کے دن) اللہ ان تمام لوگوں کو جو قبروں میں ہیں (زندہ کر کے) اٹھائے گا۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ شیر کا کھایا ہوا ہو یا مچھلی کا اس کی ارضی قبر ضرور ہوتی ہے اور اسی میں سے وہ اٹھایا جائیگا۔ اگر شیر کے کھائے ہوئے یا مچھلی کے کھائے ہوئے کی ارضی قبر نہیں ہوتو پھر اُسے "مَنْ فِي الْقُبُورِ" کیسے کہا جاسکتا ہے اور یہ بات مسلّمہ ہے کہ قیامت کے دن مُردہ ارضی قبر سے اٹھایا جائیگا تو پھر لازماً ہر مُردہ کی ضرور کوئی ارضی قبر ہوتی ہے جس میں بہر صورت وہ رکھا جاتا ہے ہمیں دکھائی دے یا دکھائی نہ دے۔

۳۔ تیسرا اشکال اگر قبر میں اسی جسم کے ساتھ زندہ کیا جائیگا تو زندگیاں تین ہو جائیں گی ایک دنیا کی، ایک قبر کی اور ایک آخرت کی۔ حالانکہ قرآن مجید میں صرف دو زندگیوں کا ذکر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ

(کافر) کہیں گے: اے ہمارے رب تو نے ہم کو دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ زندہ کیا،

اِلٰی خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِیْلٍ ○ (حٰمٓ المؤمن ۔ ۱۱)

ہم کو اپنے گناہوں کا اعتراف ہے تو کیا (اب ہمارے دوزخ سے) نکلنے کی کوئی سبیل ہے ۔

جواب :۔ اس آیت میں دو موتوں کا ذکر ہے ایک موت پیدائش سے پہلے اور ایک موت دنیا کی زندگی کے خاتمہ پر۔ پہلی موت تو اصل میں عدم وجود ہے جس کو مجازاً موت کہا گیا ہے۔ دوسری موت حقیقی موت ہے۔ حقیقی موت صرف ایک ہے جو دنیا کی زندگی کے خاتمہ پر واقع ہوتی ہے اور جس کا ذکر مندرجہ ذیل آیت میں ہے :۔

لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْھَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَۃَ الْاُوْلٰی (الدخان ۔ ۵۶)

(جنتی جنت میں) پہلی موت کے علاوہ (جس کا مزا وہ چکھ چکے) اب (کسی اور) موت کا مزا نہیں چکھیں گے۔

الغرض موتیں دو ہوئیں : ایک مجازی موت پیدائش سے پہلے
دوسری حقیقی موت دنیاوی زندگی کے خاتمہ پر

تیسری موت کوئی نہیں ۔ نہ مجازی نہ حقیقی لہذا تیسری زندگی بھی کوئی نہیں۔ حقیقی موت کے بعد جو زندگی شروع ہوتی ہے وہ آخرت ہی کی زندگی ہے۔ جیسا کہ آیت زیر تفسیر کی تفسیر میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی جو حدیث صـ۶۴۳ پر تحریر کی گئی ہے سے ثابت ہے ۔

اشکال | ایک موت وہ بھی تو ہے جو حضرت اسرافیل کے پہلی مرتبہ صور پھونکنے کے بعد ہوگی ۔

جواب | وہ موت نہیں بلکہ بے ہوشی ہے جیسا کہ لفظ فَصَعِقَ (زمر۔ ۶۸) سے ثابت ہوتا ہے ۔

الغرض قبر میں زندہ کئے جانے کی تردید میں جو دلیل دی گئی ہے وہ دلیل دینے والوں کے موقف کو ثابت نہیں کرتی لہذا قبر میں مردہ جسم کو زندہ کئے جانے کے خلاف کوئی دلیل نہیں تو پھر قبر میں زندہ کئے جانے کے ثبوت میں جو ٹھوس دلائل ہیں ان پر ایمان لانا ہوگا۔ محض اشکالات یا لایعنی دلائل سے ٹھوس حقائق کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

قرآن مجید اور عذابِ قبر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْھِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَکُمْ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْھُوْنِ بِمَا کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ غَیْرَ الْحَقِّ

(اے رسول) اگر آپ ظالموں کو دیکھیں جب یہ موت کی جان کنی میں مبتلا ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلا کر (ان سے کہہ رہے ہوں گے) اپنی جانوں کو نکالو، آج تمہیں ذلت کے عذاب

وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ○
(الانعام - ۹۳)

میں مبتلا کیا جائیگا اس لئے کہ تم اللہ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتے تھے اور اس کی آیتوں (کو سن کر) تکبر (سے انکار) کیا کرتے تھے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس دن جان نکالی جاتی ہے اس دن عذاب ہوتا ہے اور یہی عذاب قبر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ، وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ○
(التوبۃ - ۱۰۱)

اور (اے ایمان والو) تمہارے گرد ونواح کے بعض دیہاتی منافق ہیں (یہی نہیں) بلکہ مدینہ والوں میں سے بھی بعض لوگ ایسے ہیں جو نفاق پر (قائم ہیں اور) سرکشی میں مبتلا ہیں۔ (اے رسول) آپ ان کو نہیں جانتے، ہم انہیں جانتے ہیں، ہم ان کو دو مرتبہ عذاب دیں گے پھر (قیامت کے دن) ان کو بڑے عذاب کی طرف لوٹا دینگے۔

اس آیت میں عذاب عظیم سے پہلے دو عذابوں کا ذکر ہے۔ ایک ان میں سے دنیا کی زندگی کا عذاب ہے اور دوسرا قبر کی زندگی کا عذاب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ○ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا، وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ○
(حٰمٓ المؤمن - ۴۵ و ۴۶)

اللہ نے ان کی (تمام) تدبیروں کی برائی سے اسے محفوظ رکھا اور آل فرعون کو ایک بڑے عذاب نے احاطہ کر لیا (وہ عذاب کیا ہے دوزخ کی) آگ ہے جس کے سامنے وہ صبح وشام پیش کئے جاتے ہیں اور جس دن قیامت ہوگی (اس دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا) آل فرعون کو اور زیادہ سخت عذاب میں داخل کردو۔

اس آیت میں قیامت کے عذاب سے پہلے ایک عذاب کا ذکر ہے اور وہ عذاب قبر ہے۔

عذابِ قبر کے سلسلہ میں مزید احادیث

۱۔ حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ فرماتی ہیں:۔

اَنَّ يَهُوْدِيَّةً جَاءَتْ تَسْاَلُهَا فَقَالَتْ

ایک یہودی عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

لَهَا اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِيْ قُبُوْرِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانِي الْحُجَرِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ وَانْصَرَفَ فَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّتَعَوَّذُوْا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (صحیح بخاری کتاب الکسوف باب التعوذ من عذاب القبر فی الکسوف جزء ۲ ص۴۵ و صحیح مسلم کتاب الکسوف باب ذکر عذاب القبر فی صلاۃ الخسوف جزء اول ص۳۵۹)

کے پاس آئی اس نے کچھ سوال کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، کیا لوگ اپنی قبروں میں عذاب دئے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ کی پناہ! پھر آپ ایک دن سواری پر صبح کے وقت سوار ہوئے اور آفتاب کو گہن لگ گیا، تو آپ چاشت کے وقت واپس ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجروں کے درمیان سے گذرے، پھر نماز پڑھانے کھڑے ہوئے تو لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے۔ آپ نے طویل قیام فرمایا پھر طویل رکوع فرمایا، پھر طویل قیام فرمایا جو پہلے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سر اٹھا کر سجدہ میں گئے، پھر کھڑے ہوئے تو دیر تک قیام کیا، جو پہلے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھایا تو دیر تک قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع فرمایا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر سر اٹھایا اور سجدہ کیا۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا پھر صحابہ کو حکم دیا کہ قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کریں۔

۲۔ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ فرماتی ہیں۔

أَتَيْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِيْنَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَإِذَا النَّاسُ
قِيَامٌ يُّصَلُّوْنَ فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّيْ
فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا إِلَى
السَّمَاءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللهِ فَقُلْتُ
آيَةٌ فَأَشَارَتْ أَيْ نَعَمْ قَالَتْ فَقُمْتُ
حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ
فَوْقَ رَأْسِي الْمَاءَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللهَ
وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ
لَمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا
حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيَّ
أَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ أَوْ قَرِيْبًا
مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِيْ أَيَّتَهُمَا
قَالَتْ أَسْمَاءُ يُؤْتٰى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهٗ
مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ
أَوْ قَالَ الْمُوْقِنُ لَا أَدْرِيْ أَيَّ ذٰلِكَ
قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنَا
بِالْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَ
اتَّبَعْنَا فَيُقَالُ لَهٗ نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا
إِنْ كُنْتَ لَمُوْقِنًا فَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ
الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِيْ أَيَّهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ
فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ
شَيْئًا فَقُلْتُهٗ (صحیح بخاری کتاب
الکسوف باب صلوٰۃ النساء مع
الرجال جزء۲ ص۲۶ و ص۲۷ وصحیح مسلم

میں زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت) عائشہؓ کے پاس ایسے وقت آئی جس وقت آفتاب میں گہن لگا تھا، تو دیکھا کہ اس وقت لوگ کھڑے نمازیں پڑھ رہے ہیں، اور (حضرت) عائشہؓ بھی کھڑی نماز پڑھ رہی ہیں۔ میں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے، انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا سبحان اللہ! میں نے کہا، کوئی نشانی (واقع ہوئی ہے) انہوں نے اشارے سے کہا ہاں۔ میں بھی نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی۔ میں کھڑی رہی، یہاں تک کہ قریب تھا کہ مجھے غش آجائے، میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا میں نے وہ چیزیں اس مقام پر دیکھیں جو اس سے پہلے نہیں دیکھی تھیں، یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی مجھے دکھائی گئیں اور میری طرف وحی بھیجی گئی کہ قبر میں فتنۂ دجال کے مثل یا اس کے قریب قریب آزمائش ہوگی فاطمہ نے کہا کہ میں نہیں جانتی کہ اسماء نے فتنۃ الدجال کہا یا قریباً من فتنۃ الدجال کہا، آپ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص کے پاس لایا جاتا ہے اور اس سے سوال کیا جاتا ہے۔ اس آدمی کے متعلق تمہیں کچھ معلوم ہے؟ جو شخص مؤمن یا موقن ہوتا ہے وہ کہتا ہے یہ محمد اللہ کے رسول ہیں جو ہمارے پاس کھلی ہوئی دلیلیں اور ہدایت کی باتیں لے کر آئے تو ہم نے اسے قبول کیا، ایمان لائے اور ہم نے پیروی کی، تو اس سے کہا

کتاب الکسوف باب ماعرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاۃ الکسوف جزء اول ص۳٦٠)

جاتا ہے کہ اے شخص آرام سے سو جا، ہم تو جانتے تھے کہ تو موقن ہے اور جو شخص منافق یا شک کرنے والا ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا، لوگوں کو جو کچھ کہتے سنا وہی میں نے بھی کہہ دیا۔

(۳) حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:۔

اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی یَہُوْدِیَّۃٍ (وَفِیْ رِوَایَۃِ النَّسَائِیِّ بِقَبْرٍ) تَبْکِیْ عَلَیْہَا اَھْلُھَا فَقَالَ اِنَّھُمْ یَبْکُوْنَ عَلَیْھَا وَاِنَّھَا لَتُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِھَا (صحیح بخاری کتاب الجنائز باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعذب المیت ببعض بکاء اھلہ علیہ جزء ۲ ص ۱۰۱ و ۱۰۲ والنسائی کتاب الجنائز باب النیاحۃ علی المیّت)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت (کی قبر) کے پاس سے گذرے۔ اس پر اس کے گھر والے رو رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ اس پر رو رہے ہیں اور اس پر اس کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

(۴) حضرت عمرؓ فرماتے ہیں:۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَیِّتُ یُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِہٖ بِمَا نِیْحَ عَلَیْہِ (صحیح بخاری کتاب الجنائز باب ما یکرہ من النیاحۃ علی المیت جزء ۲ ص ۱۰۲ وصحیح مسلم کتاب الجنائز باب المیت یعذب ببکاء اھلہ علیہ $\frac{۱}{۳٦۹}$)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میّت پر اس سبب سے کہ اس پر نوحہ کیا جاتا ہے قبر میں عذاب ہوتا ہے۔

(۵) حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:۔

مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَبْرَیْنِ فَقَالَ اِنَّھُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰی اَمَّا اَحَدُھُمَا فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِیْدَۃً رَطْبَۃً فَشَقَّھَا بِنِصْفَیْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِیْ کُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَۃً

نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گذرے، آپ نے فرمایا کہ ان دونوں قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے کام کی وجہ سے ان پر عذاب نہیں ہو رہا۔ پھر فرمایا کہ ان میں سے ایک تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا پھرتا تھا، پھر آپ نے ایک تر لکڑی لی، آپ نے اسکو

فَقَالُوا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَ صَنَعْتَ ھٰذَا فَقَالَ لَعَلَّہٗ اَنْ یُّخَفَّفَ عَنْھُمَا مَالَمْ یَیْبَسَا (صحیح بخاری کتاب الجنائز باب الجرید علی القبر جزء ۲ ص ۱۱۹/۱۲)

چیر کر دو ٹکڑے کئے، اور ایک ایک ٹکڑا ہر قبر پر گاڑ دیا، لوگوں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول، آپ نے ایسا کیوں کیا: فرمایا شاید ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے جب تک یہ دونوں لکڑیاں خشک نہ ہوں۔

(۶) حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں:۔

قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطِیْبًا فَذَکَرَ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ الَّتِیْ یَفْتَتِنُ فِیْھَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَکَرَ ذٰلِکَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّۃً (صحیح بخاری کتاب الجنائز باب ما جاء فی عذاب القبر جزء ۲ ص ۱۲۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے فتنۂ قبر کا ذکر کیا جس میں آدمی (مرنے کے بعد) مبتلا کیا جاتا ہے، تو جب آپ نے اس کا ذکر کیا، مسلمین (رونے لگے اور ان) کی چیخ نکل گئی۔

(۷) حضرت ابوایوبؓ فرماتے ہیں:۔

خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ یَھُوْدُ تُعَذَّبُ فِیْ قُبُوْرِھَا (صحیح بخاری کتاب الجنائز باب التعوذ من عذاب القبر جزء ۲ ص ۱۲۳ و ص ۱۲۴ و صحیح مسلم کتاب الجنۃ باب عرض مقعد المیت من الجنۃ او النار جزء ۲ ص ۵۲۴)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اس حال میں کہ آفتاب غروب ہو چکا تھا۔ آپ نے ایک آواز سنی۔ آپ نے فرمایا یہود کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

(۸) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:۔

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ (صحیح بخاری کتاب الجنائز باب التعوذ من عذاب القبر جزء ۲ ص ۱۲۴)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعاء مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تجھ سے عذاب قبر سے، دوزخ کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنہ سے، اور مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَأَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِي أَنْ يُرَفَّهَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ (صحیح مسلم باب حدیث جابر الطویل جزء ۲ ص۴۰۲)

میں دو قبروں پر سے گذرا (جن میں مدفون مُردوں) پہ عذاب ہو رہا تھا۔ میں نے چاہا کہ ان کے عذاب میں تخفیف کی سفارش کروں جب تک کہ یہ شاخیں ہری رہیں۔

(۱۰) حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔

دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ قَالَتْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أُنْعِمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَجُوزَيْنِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ دَخَلَتَا عَلَيَّ فَزَعَمَتَا أَنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ صَدَقَتَا إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ ثُمَّ قَالَتْ فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ فِي صَلوٰةٍ إِلَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب التعوذ من عذاب القبر جزء اول ص۲۳۶)

مدینہ کی دو یہودی بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں۔ وہ کہنے لگیں کہ قبر والوں کو قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ میں نے انہیں جھٹلایا، مجھے ان کی تصدیق اچھی نہیں معلوم ہوئی۔ پھر وہ دونوں چلی گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے آپ سے بیان کیا کہ مدینہ کی یہودیوں میں سے دو یہودی بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں ان کا خیال ہے کہ قبر والوں کو قبر میں عذاب ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا انہوں نے سچ کہا، قبر والوں کو عذاب ہوتا ہے، جانور اس کو سنتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ ہر نماز میں عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

(۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب ما یستعاذ منہ فی الصلوٰۃ جزء اول ص۲۳۷)

جب تم میں کوئی نماز میں تشہد پڑھے، تو چار چیزوں سے پناہ مانگے یعنی اس طرح کہے۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح دجّال کے فتنہ کی شر سے۔

(۱۲) حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ فرماتی ہیں:۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْا فِی الصَّلٰوۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ (صحیح بخاری کتاب الصلوۃ باب الدعاء قبل السلام جزء اول ص۱۱۲ وصحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب ما یستعاذ منہ فی الصلوۃ جزء اول ص۲۳۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعاء کیا کرتے تھے، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَفِتْنَۃِ الْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔ (ترجمہ:۔ اے اللہ میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں عذاب قبر سے، میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے، میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے اور اے اللہ میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں گناہ سے اور قرض سے۔

(۱۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ (صحیح بخاری کتاب الجنائز باب ما جاء فی عذاب القبر جزء۲ ص۱۲۳)

عذاب قبر حق ہے۔

اسلام انصاف کا مقتضی ہے، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔

وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعْدِلُوْا، اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی، وَاتَّقُوا اللّٰہَ (مآئدۃ ـ ۸)

کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ نہیں بلکہ تمہیں انصاف ہی کرنا چاہیئے، تقوے کے یہی قریب ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو۔

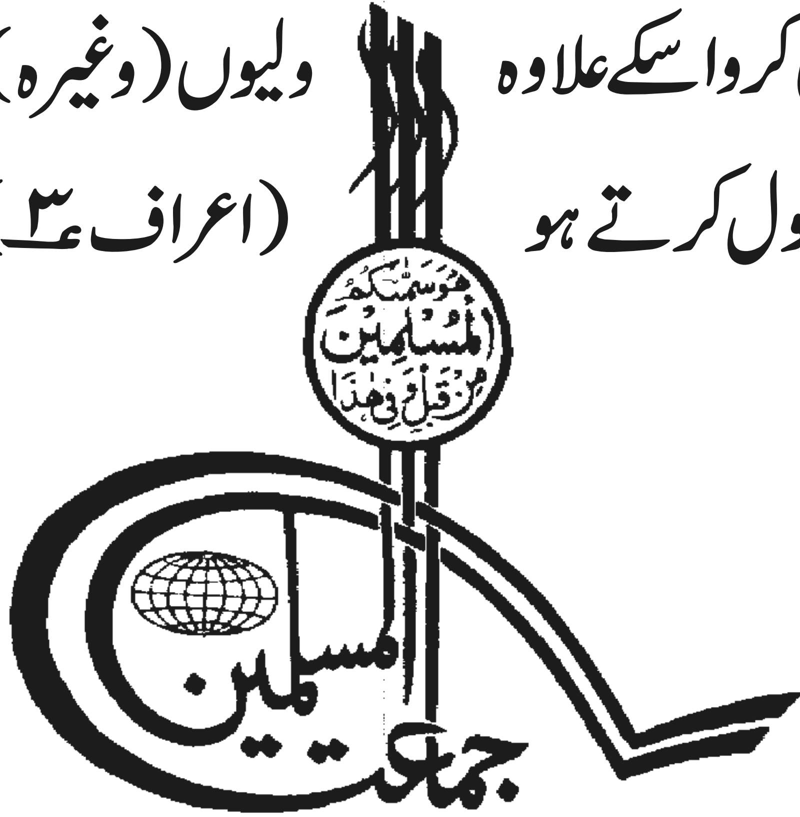
اللہ تعالےٰ کے واسطے، اللہ تعالےٰ کے خوف سے یہ شنآن، یہ ضد، یہ بغض دلوں سے نکال دیجئے، ذہن پرستی کو بالائے طاق رکھیئے اور زُلْ مَعَ الْحَقِّ حَیْثُ زَالَ (جدھر حق گھومے، اُدھر ہی گھوم جایئے) یہی تقویٰ ہے، یہی دیانت ہے۔ یہی ایمان ہے، یہی توحید ہے ۔



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ اور اُس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام فیصلے ہی حق ہیں۔

اِتَّبِعُوۡا مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکُمۡ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَلَا تَتَّبِعُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءَ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَذَکَّرُوۡنَ ﴿۳﴾ (اے لوگو) جو شریعت تم پر تمہارے ربّ کی طرف سے نازل ہوئی ہے (بس) اُسی کی پیروی کرو اسکے علاوہ ولیوں (وغیرہ) کی پیروی نہ کرو (مگر) تم نصیحت کم ہی قبول کرتے ہو (اعراف ع ۳)



خاتم الانبیآء، امام الانبیآء، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ حق:

تَلۡزَمُ جَمَاعَۃَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ وَاِمَامَھُمۡ، فَقُلۡتُ فَاِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ لَّھُمۡ جَمَاعَۃٌ وَّلَا اِمَامٌ؟ قَالَ فَاعۡتَزِلۡ تِلۡکَ الۡفِرَقَ کُلَّھَا.......

جماعت المسلمین اور اُس کے اِمام کو لازم پکڑنا، پوچھا: اگر جماعت اور اُس کا امام نہ ہو تو کیا کروں؟ فرمایا: (تو بھی) تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا۔۔۔۔

(صحیح بخاری کتاب الفتن، صحیح مسلم کتاب الامارت)

مرکز: مسجد المسلمین، سروے نمبر 538، تا کلاس 55 دیہہ مہران،
نزد کھوکراپار $2\frac{1}{2}$ ملیر ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-34513806 فیکس 021-3815563

دفتر: جماعت المسلمین B-6 بیت الفرقان، SB-12 بلاک 13-C گلشنِ اقبال،
مین یونیورسٹی روڈ، کراچی ———— فون 4815560-2

www.aljamaat.org